تجلی نور

رضوان احمد نعمانی بنارس

اسلامی فاونڈیشن بنارس

تجلی نور

ترتیب

رضوان احمد نعمانی بنارس

اسلامی فاونڈیشن بنارس

Imagitor

Imagitor

بیادگار

فاضل زماں محدث بنارس

حضرت علامہ الشاہ شیخ مبارک

فاروقی بنارس

متوفی ۔ ۹۸۰ھ

رضی اللہ عنہ

فا

برائے ایصال ثواب

صوفی محمد بدرالدین شاہ قادری چشتی

بنارسی علیہ الرحمہ ۔ م ۲۰۰۸

نام	تجلی نور
ترتیب	رضوان احمد نعمانی بنارس
بتاریخ	۱۴۴۲ھ رمضان المبارک
کمپوزنگ	نعمانی گرافکس بنارس
صفحات	۲۰
قیمت	Pdf
ناشر	اسلامی فاونڈیشن بنارس
رابطہ	72750913964

علمی ادبی و فکری مضمون کو شائع کروانے کے لئے

اس نمبر پر مضمون بھیج سکتے ہیں

nomanahmad@gmail.com 7275913964

نعمانی منزل A32/24 علوی ورہ

چھتن پورہ بنارس

قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ

تحریر میں خامی نظر آئے تو ناشر کو

آگاہ فرمادیں

Islamic Foundation alve pura

chittan pura varansi .u .p .221001

india

Imagitor

فہرست

مسلمانوں کے لئے رمضان نعمت ہے	رضوان احمد نعمانی بناس	3
حضور شیر بنارس علامہ شاہ عبد الوحید فاروقی علیہ الرحمہ	رضوان احمد نعمانی بنارس	5
کورونا وائرس اور احتیاطی تدابیر	انصار احمد مصباحی	7
فکر وطن	محب رضا فیضی جھارکھنڈ	11
امام احمد رضا خاں اور انکے اشعار	مفتی محمد اسماعیل خاں	14
نعت مصطفیٰ ﷺ	فیضان رضا قادری اسماعیلی بنارس	18
منقبت امام حسن رضی اللہ عنہ	فریدی صدیقی مصباحی	19

Imagitor

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على

رسوله الكريم

Imagitor

رمضان مسلمانوں کے لئے نعمت ہے

رضوان احمد نعمانی بنارس

روزہ اگرچہ ایک بدنی عبادت ہے لیکن حقیقت میں اس کے کئی انفرادی واجتماعی پہلو ہیں- ایک اس کا معاشرتی پہلو ہے، ایک معاشی، ایک ثقافتی اور ایک انفرادی وروحانی پہلو ہے- جب ہم روزے کے معاشرتی پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ روزہ دار اگر صاحبِ حیثیت آدمی ہے تو اسے بھی اس ماہ روزہ رکھنے سے بھوک پیاس کی شدت کا احساس ہوتا ہے جو ایک غریب آدمی کو سارا سال محسوس ہوتی رہتی ہے- یوں ماہِ رمضان کی ایک معاشرتی برکت تو یہ سامنے آتی ہے کہ صاحبِ حیثیت آدمی کو بھی غریب کے دکھ درد کا احساس ہوتا ہے شاید اسی لیے امرائ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس کرب کو اپنے وجود میں قریب سے محسوس کر رہے ہوتے ہیں جو کسی غریب کو روٹی یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے عمر بھر محسوس ہوتا رہتا ہے-

اس کے برعکس اگر روزہ دار غریب آدمی ہے تو غریب کی ایک نفسیاتی کمزوری ہے کہ وہ غربت کی انتہائ کو چھونے کی وجہ سے مایوسیوں کی دلدل میں گھِر کر ایسے سنگین جرائم کی طرف مائل ہو جاتا ہے جو معاشرے کی بربادی کا باعث بھی بنتے ہیں- آپ جتنے بھی چور، ڈاکو اور جسم فروشوں کی زندگیوں کو کھنگالیں تو اکثریت انتہائی غربت کے مارے ہوئے نکلیں گے - اسی لیے اسلام نظامِ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرتی معاشی توازن پیدا کرتا ہے تا کہ غریب آدمی احساسِ کمتری کا شکار نہ ہو اسی طرح رمضان شریف کی بھی ایک برکت تو یہ دکھائی دیتی ہے کہ وہ غریب آدمی میں بھی برداشت، حوصلہ اور صبر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے- روزہ اس غریب آدمی کی قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتے ہوئے اسے معاشرتی برائیوں سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے-

Imagitor

-اسی لیے روزہ کو گناہوں کی ڈھال قرار دیا گیا ہے جس کے ذریعے روزہ دار خود بھی گناہوں سے بچتا ہے اور معاشرے کو بھی اپنے شَر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے-

ماہِ رمضان کا ایک معاشی پہلو بھی ہے کہ اس ماہ میں رزق میں برکت ہو جاتی ہے، کاروبار میں تیزی آجاتی ہے، صدقہ و فطرانہ عام ہونے سے دولت اپنے ارتکاز سے نکل کر گردش میں آجاتی ہے جس کی برکت سے چاروں طرف خوشحالی پھیل جاتی ہے اور ایک عام آدمی کی قوتِ خرید میں اضافہ ہو جاتا ہے تبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں اکثر مہنگائی بڑھ جاتی ہے اس کی وجہ بھی طلب میں اضافہ ہوتا ہے اور چیزیں مہنگی ہونے کے باوجود کثرت سے فروخت ہوتی ہیں- ماہِ رمضان کا ایک ثقافتی پہلو بھی ہے کہ اکثر لوگ ماہِ رمضان میں اجتماعی عبادات کا اہتمام کرتے ہیں جیسے اجتماعی سحری و افطاری کا اہتمام، تراویح و صلاۃ التسبیح، طاق راتوں کی عبادات اور اعتکاف وغیرہ اور جمعہ کا اجتماع تو انتہائی قابلِ دید ہوتا ہے بالخصوص الوداعی جمعہ تو عید کی طرح گذرتا ہے اور پھر اس کے بعد عید کا اجتماع، یہ سب وہ مذہبی ثقافتی پہلو ہیں جو صرف ماہِ رمضان کی ہی خاصیت ہیں جس میں ہر شخص خوبصورت لباس پہننے کی کوشش کرتا ہے، خوشبوئیں لگاتا ہے اور مسکراہٹیں اور خوشیوں کے ذریعے ایک دوسرے کے دکھ درد کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے-اگر ماہِ رمضان کے روحانی یا انفرادی پہلو کو بھی دیکھیں تو یہ مہینہ ہر روزہ دار کے وجود میں ضبطِ نفس، ایثار، قربانی، اطاعت و فرمانبرداری، خشوع و خضوع، کثرتِ عبادت کی لگن، خوفِ خدا، تقویٰ، تنہائی میں بھی اطاعتِ الٰہی، صبر اور توکل علی اللہ جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے- روزہ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے کیونکہ اس میں دن کے مخصوص وقت میں روزہ دار اللہ تعالیٰ کی بعض صفات اختیار کرتا ہے جن میں ایک نمایاں صفت یہ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے اور جسمانی لذات سے پاک ہے تو روزہ دار بھی قدرت ہونے کے باوجود کھانے پینے اور جسمانی لذات سے رک جاتا ہے- اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں..

Imagitor

حضور شیر بنارس علامہ شاہ عبدالوحید فاروقی علیہ الرحمہ

رضوان احمد نعمانی بنارس

سراج الاولیاء تاج الاصفیاء مظہر سرکار اعلی حضرت خلیفہ حضور قطب مدینہ و محدث اعظم ہند حضور شیر بنارس حضرت علامہ شاہ عبدالوحید فریدی فاروقی بنارسی (رضی اللہ عنہ)۔ آپ کی ولادت ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ بوقت جمعہ ہوئی نسلاً فریدی فارقی ہیں آپ کا سلسلہ نسب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر سے ہوتے ہوئے امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جاملتا ہے۔ شاہ عبدالوحید بن شاہ عبدالرشید بن شاہ عبدالحمید بن شاہ فرید الدین بن شاہ جمال الدین۔ (رحمہم اللہ) آپ کے دادا حضور قطب بنارس شاہ عبدالحمید فاروقی علیہ الرحمہ بنارس میں حضور قطب بنارس مفتی رضا علی فاروقی مجددی علیہ الرحمہ کے انتقال سے چھ ماہ قبل کرنال (پانی پت) سے تشریف لائے ۔ حضور شیر بنارس کو تقریب دو سال حضور قطب بنارس علامہ شاہ عبدالحمید فاروقی رضی اللہ عنہ کی آغوش ولایت میں پروان چڑھنے کا موقع میسر آیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم عربی و فارسی دادی جان و والد گرمی سے حاصل کی۔ اعلی تعلیم کے لئے خلیفہ اعلی حضرت مفسر قرآن علامہ حافظ و قاری حکیم سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور علوم اسلامیہ کی تکمیل کے ساتھ فن طب بھی حاصل کیا ۔ حضور مخدوم بنارس شاہ عبدالرشید فریدی علیہ الرحمہ نے آخر وقت میں اپنے سینے سے لگا کر علوم باطنی سے آراستہ فرما کر سترہ سلاسل کی اجازت (جو حضور قطب بنارس سے حاصل تھے) سے تفویض فرمانے کے بعد خانقاہ کی سجادگی بھی عطا فرمادی۔ علاوہ اسکے جب آپ حج بیت اللہ کے لئے گئے تو قطب مدینہ خلیفہ امام اہل سنت علامہ ضیاء الدین مدنی رضی اللہ عنہ نے سلاسل اربعہ کی تحریری اجازت مرحمت فرمائی۔ جبکہ آپ کو سترہ سلاسل خاندانی اور چند سلاسل حضور محدث اعظم ہند رضی اللہ عنہ سے حاصل تھے۔ حضور شیر بنارس اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حق گوئی و بے باکی کو وہ کارنامہ انجام دیا کہ شہر بنارس میں بابا خلیل احمد نامی رافضی جو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی میں کم بیش 20 سے زائد کتابیں لکھ کر مسلمان بنارس کی آنکھوں میں دھول جھوک رہا تھا۔

Imagitor

چنانچہ آپ نے اس گستاخ صحابہ، بابا خلیل بنارس، (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر سترہ بزرگان دین کی شہادتیں) کا تحریر و تقریری رد کیا، آپکے علاوہ مفتی اعظم آگرہ علامہ شاہ مفتی عبد الحفیظ حقانی قادری علیہ الرحمہ (الہاویہ لشاتم معاویہ رضی اللہ عنہ) ،و محمد فصیح غازی پور علیہ الرحمہ، حضور مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمان قادری عباسی علیہ الرحمہ، ان دنوں بنارس میں رہ کر مسلسل تقریر کی مسلمانان بنارس کو اس فتنہ اور گمراہی سے (حضور شیر بنارس و حضور مجاہد ملت) و دیگر علماء اہل سنت رحمہم اللہ نے بچایا۔ بالآخر رشد و ہدایت کا یہ مہر درخساں اسلام کا عظیم داعی چشم چراغ خاندان فاروق اعظم قائد و ترجمان مسلک اعلی حضرت حضور شیر بنارس حضرت علامہ الشاہ الحاج عبد الوحید فاروقی علیہ الرحمہ اس دار فانی سے دار بقا کو ۱۳ صفر المظفر ۱۴۰۸ بروز جمعرات کو جوار رحمت اسوہ خواب ہو گیا۔

Imagitor

کورونا وائرس اور احتیاطی تدابیر

انصار احمد مصباحی

640 عیسوی کا واقعہ ہے۔ سنہ ۱۷ ہجری کے آخری مہینے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالی عنہ) کے دور حکومت میں ملک شام، مصر اور عراق میں ایک خطرناک وبا نمودار ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے، اس وبا کا زور اتنا بڑھ گیا کہ ۱۸ ہجری کا آغاز ہوتے ہی شہر کے شہر خالی ہوتے چلے گئے۔ اس وبا کی لپیٹ میں آ کر، تین مہینوں کے اندر لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ وبائی بحران اتنا شدید تھا کہ قحط سالی کی وجہ سے پرندے بلا جھجھک لوگوں کے ہاتھوں میں آجاتے۔

تاریخ اسلام میں اس حادثے کو "طاعون عمواس" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے "طاعون عمواس" کو، قیامت کی پانچ بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا تھا۔

سنہ ۱۸ ہجری میں امیر المومنین حضرت فاروق اعظم، مدینہ میں حضرت علی مرتضی (رضی اللہ عنہ) کو مقرر کر کے، ایک لاکھ لشکر اسلام کے ساتھ شام روانہ ہوئے۔ جب آپ اردن کے "سرغ" نامی جگہ پر پہنچے تو خبر ملی کہ شام کے مختلف علاقوں میں ایک وبا پھوٹ پڑی ہے، جو بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ لوگ کثرت سے اس کی زد میں آرہے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے مشورہ کر کے واپسی کو بہتر سمجھا۔ اس وقت، حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح (رضی اللہ عنہ) شام کے امیر تھے، انھوں نے برجستہ کہا:

"اے عمر! کیا آپ اللہ کی قدرت سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں"؟ یہ طنزیہ جملہ سن کر، حضرت فاروق اعظم نے جو تاریخی جملہ کہا تھا، وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے، وہ ایک جملہ اسلام کا ایسا اصول بن گیا، جو قیامت تک مسلمانوں کی رہبری کرتا رہے گا۔ آپ نے جواب دیا:

Imagitor

"نعم! فرارٌ من قدرۃِ اللہ الیٰ قدرۃِ اللہ"۔ ترجمہ: ہاں! یہ فرار ہے، اللہ کی ایک قدرت سے دوسری قدرت کی طرف۔

کچھ دنوں بعد، مدینہ طیبہ سے حضرت عمر فاروق کا خط آیا کہ لشکر اسلام کو لے کر نشیبی جگہ سے فلاں مقام (جو قدرے بلند اور سبز و شاداب تھا) کی طرف کوچ کیے جائیں۔ حضرت ابو عبیدہ ابن جراح نے مشورہ نہ مانا اور طاعون کو اللہ کی رحمت قرار دیا۔ آپ اس وبا میں شہید ہو گئے۔ آپ کے بعد حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) کو امیر منتخب کیا گیا۔ آپ بھی حضرت ابو عبیدہ کے موقف پر ڈٹے رہے اور آپ نے اس وبا کو اللہ کی رحمت قرار دے کر اللہ سے دعا کی کہ مولی، میری اور میرے اہل و عیال کی اسی مرض میں شہادت نصیب فرما!۔ تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل اور آپ کے جتنے اہل خانہ وہاں موجود تھے، سب اسی طاعون میں شہید ہوئے۔ اس وبا سے ہزاروں صحابہ کرام سمیت پچاس ہزار کے قریب مجاہدین اسلام شہید ہوئے۔ اصل میں ان جلیل القدر صحابہ کے سامنے رسول کائنات ﷺ کی وہ حدیث تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ "طاعون میں مرنے والا شہید ہے"۔ (بخاری: 2829)۔ وہ اسی پر عمل پیرا رہے۔

دوسرے صحابہ کی رائے تھی "فاروقی تجویز" پر عمل کیا جائے۔ چناچہ:

"ثم شار بالناس، حتّٰی نزلَ الناسُ الجابیہ ورفعَ اللہُ عنِ النّاسِ الوَباءَ"۔

ترجمہ: امیر لشکر نے لوگوں سے مشورہ کر کے وہاں سے "جابیہ" مقام کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ نے وہ وبائی مرض دور فرما دی۔ طاعون عمواس کو عہد فاروقی کے نمایاں واقعات میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ پورا واقعہ تاریخ طبری، جلد 4 صفحہ 56، طبقات ابن سعد، جلد 2، صفحہ 85، کچھ اختصار کے ساتھ فتاوی رضویہ، جلد 24 (رسالہ تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون) اور تاریخ اسلام کی دوسری کتابوں میں تفصیل سے موجود ہے۔

اس واقعہ میں کورونا سے متعلق ہمیں کئی سبق ملتے ہیں۔ یہاں ہمیں ایک اصول ملا کہ بیماری آنا اللہ کی تقدیر ہے تو اس میں احتیاطی تدبیریں اختیار کرنا بھی تقدیر الٰہی ہی ہے۔

Imagitor

ایک صحابی رسول ﷺ نے اپنی اونٹنی، اللہ کے بھروسے یوں ہی کھلی چھوڑ دی اور نماز پڑھنے لگے۔ آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا۔ "پہلے اونٹنی باندھ پھر اللہ پر بھروسا کر"۔ دوسری چیز یہ معلوم ہوئی کہ وبائی بیماری دیکھ کر گھبرانا اور اس سے بھاگنا نہیں چاہیے؛ بلکہ اس سے بچنے کی تدابیر، معالجہ اور احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اللہ نے جو بھی بیماری اتاری ہے، اس کا علاج بھی ضرور نازل فرمایا ہے" (بخاری: 5678)۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وبائیں اللہ کی طرف سے آزمایش ہوتی ہیں، ان کا مزاق اڑانا، اس کی سنگینی کو نظر انداز کرنا، لاپروائی برتنا، وباؤں کے تعلق سے لطیفے اور جوکس تیار کرنا، غیر اسلامی اور غیر عاقبت اندیشانہ طریقہ ہے۔

پچھلے سال ہم نے ایک بات دیکھی تھی۔ گھر سے باہر رہنے والوں میں کافی افراتفری پھیل گئی تھی، کورونا سے ڈر کر گھروں کو جانے کی کوششوں میں کئی لوگوں کو اپنی قیمتی جانی گنوانی پڑی تھی۔ وبا سے ڈر کر بھاگنا یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا، اسلام میں حرام ہے۔ جو شخص جہاں ہے وہیں پر، اس وبائی بیماری کا مقابلہ کرے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "بلا کے وقت اپنے شہروں میں تین وصفوں کے ساتھ ٹھہرے: اول صبر واستقلال، دوم تسلیم ورضا اور قضا پر طلب ثواب، سوم یہ سچا اعتقاد کہ تقدیر الٰہی کے بغیر کوئی بلا ہرگز نہیں پہنچ سکتی"۔ (فتاوی رضویہ: 302/ 24)

امام احمد رضا خان نے وبا کی جگہ سے نہ بھاگنے کی ایک حکمت یہ بتائی ہے کہ، "اگر تندرست بھاگ جائیں گے، بیمار ضائع رہ جائیں گے، ان کا کوئی تیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں؛ پھر جو مریں گے، ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا؟"۔ (فتاوی رضویہ: 304/ 24)

جو جانا بھی چاہے، وہ کورونا سے ڈر کر نہ بھاگے؛ بلکہ بہتر سہولیات، بے روزگاری سے نجات، گھر والوں کی خدمات وغیرہ نیتوں سے سفر کرے۔

آسمانی بلائیں، بندوں کو آزمانے اور انھیں ڈرانے کے لئے نازل ہوتی ہیں۔ جب بندوں کے اندر بد اعتقادیاں، بد عملیاں، رسم ورواج سے محبت، دنیا پرستی، نفسانی خواہشات، بے حیائیاں، شریعت کی ناقدری، تمسخر واستہزا، تکبر و نخوت جیسی برائیاں عام ہو جاتی ہیں، پھر اللہ تعالی "کورونا" جیسا عذاب بھیجتا ہے۔

Imagitor

بندوں کو توبہ اور رجوع الی اللہ کی سخت ضرورت ہے۔ شفا دینے والی ذات اسی کی ہے۔ قرآن کے سورہ شعراء میں فرمایا گیا، "اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے"۔ (الشعراء: 80)۔ اس کے علاوہ دعاوں کی کثرت کی جائے۔ اللہ رب العزت کو بندوں کا دعا کرنا بہت پسند ہے۔ رمضان کریم کا مبارک مہینہ ہے۔ صدقہ و خیرات کے لئے دروازے کھلے رکھیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث پاک مروی ہے۔ پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "صدقہ ستر قسم کی مہلک بلائیں دور کر دیتا ہے۔ ان میں سے آسان بلائیں جذام اور برص ہیں"۔ (امام سیوطی) دوسری حدیث میں آیا: "الصدقات بالغداۃ یذھبن العاھات"۔ صبح صدقہ کرنا، پریشانیاں دور کر دیتا ہے۔ (جامع الاحادیث: 4، 454)

کورونا کی تیسری لہر نے، پہلے سے زیادہ خطرناک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ امراض کی تیزی اور اموات کی کثرت نے رونگٹے کھڑے کر دیے ہیں۔ پہلے کچھ لوگ کہتے تھے، " کورونا سے مرنے والوں کو کسی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا؟ " اب ہر گھنٹے، مرنے والوں کے رشتہ داروں یا قریبیوں سے تعزیت یا خبر غم کے میسیج آرہے ہیں، اموات کی خبروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

Imagitor

فکر وطن

محب رضا فیضی
جھارکھنڈ

ایک وقت تھا جب دنیا کے تمام خوب صورت ممالک میں ہمارے ملک بھارت کا نام بھی شمار ہوتا تھا اور اس خوب صورتی کا راز تاج محل یا لال قلعہ نہیں تھا بلکہ یہاں کی گنگا جمنی تہذیب تھی۔۔۔ ہندو مسلم سکھ عیسائی دو جسم ایک جان ہوا کرتے تھے، .ان میں کسی ایک کو تکلیف ہوتی تو احساس سب کو ہوتا تھا اور اسی محبت کی بنیاد پر ہمارے ملک کو سونے کی چڑیا بھی کہا جاتا تھا۔۔لیکن جب سے اس پاک دھرتی پر کچھ ناپاک کیڑے آر ایس ایس، بجرنگ دل وغیرہ کی شکل میں پیدا ہوئے ہیں تب سے ملک میں ایک طوفان برپا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ انسانوں کی بستی میں انسان کم اور درندے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔۔۔۔

ان پاگل کتوں کا اس دھرتی پر جینے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ کسی طرح بھارت کو ہندو راشٹر بنا دیا جائے اور اس کام کے لیے ان لوگوں نے اپنے گرو مودی کو حکومت کی کرسی پر بٹھا رکھا ہے تا کہ ہر کام آسانی کے ساتھ انجام تک پہنچایا جا سکے۔

اسی ناپاک مشن کے ساتھ یہ لوگ آئے دن بھارت کی دھرتی پر دہشت گردی کرتے نظر آتے ہیں اور وطن عزیز کو فلسطین اور برما بنانے پر آمادہ ہیں۔۔۔۔ جب یہ لوگ اپنے بنائے ہوئے ناپاک منصوبوں میں خود کو ناکام محسوس کرنے لگیں اور ان کی تلواریں مسلمانوں کے لہو سے اپنی پیاس بجھانے کے قابل نہ رہیں تو انھوں نے ہماری کمزوریوں کو ڈھونڈھنا شروع کیا تا کہ آسانی سے ہمیں برباد کیا جا سکے۔ان شیطانوں کو کسی نے بتایا کہ مسلمان اپنے جسم پر ہر درد کو مسکراتے ہوئے برداشت تو کر سکتا ہے مگر اپنے حبیب مصطفیٰ جان رحمت پر کسی طرح کی گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

اب ان خنزیروں نے پیغمبر اسلام کی ذات اقدس پر رکیک حملے شروع کر دیے، یہ سوچ کر کہ حکومت تو ہمارے باپ کی ہے کوئی کیا بگاڑ لے گا۔

Imagitor

مگر ظالمو! یاد رکھنا تم جس پیغمبر کی شان اقدس میں کھلے عام گستاخیاں کرتے پھر رہے ہو اس محبوب کے رب کی پکڑ اتنی سخت ہے کہ اگر وہ چاہ لے تو صرف ایک سکنڈ میں تمھارے باپ کی سیاسی حکومت کو پلٹ کر فرعون اور نمرود کی طرح نشان عبرت بنادے۔۔۔کیونکہ میرا رب زمین پر کفر و شرک کو برداشت تو کر سکتا ہے مگر اپنے محبوب کی شان میں ادنیٰ سی توہین کو برداشت نہیں کر سکتا۔۔

اللہ فرماتا ہے: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمھارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہ ہو. (ترجمہ کنزالایمان)

تو جس رب نے اپنے محبوب کی آواز سے مسلمانوں کی اونچی آواز تک کو برداشت نہ کیا ہو وہ رب اپنے حبیب کی شان میں تیرے جیسے سڑے ہوئے کافروں کی بیہودہ گستاخیوں کو کیسے برداشت کر سکتا ہے۔۔

آگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے، دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا۔

(ترجمہ کنزالایمان) آج دنیا دیکھ رہی ہے خدا کے دردناک عذاب کو کہ کس قدر بھارت کی دھرتی پر ہاہا کار مچا ہوا ہے ہسپتالوں سے نکلتی لاشوں کو دیکھ کر لوگوں کی روحیں کانپ رہی ہیں

شمشان گھاٹ سے لے کر مردہ گھروں تک لاشیں بکھری پڑی ہیں جلانے والی بڑی بڑی مشینیں فیل ہو چکی ہیں

رب کے قہر و جلال کو دیکھ کر لوگ کراہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

چاروں جانب چیخ و پکار کا بھیانک ماحول بنا ہے

اس دل خراش منظر کو دیکھ ایسا لگتا ہے جیسے بھارت کی دھرتی پر قیامت سے پہلے قیامت آ گئی ہو۔۔۔

مسلمانو اس بھیانک عذاب کو دیکھ کر اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ یہ صرف کافروں کے لیے ہے بلکہ یہ ہمارے لیے بھی ہے۔۔۔

Imagitor

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں پھر انھیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

(بخاری شریف)

مسلمانو تم بھی اپنی زندگی کی آخری سانسیں گننے کے لیے تیار ہو جاؤ یا خدا کی بارگاہ میں رونا شروع کر دو۔ ہو سکتا ہے ہمارا رب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی طرح ہم پر بھی رحم و کرم کی بارش عطا کر دے۔۔۔۔

Imagitor

امام احمد رضا خاں اور انکے اشعار

مفتی محمد اسماعیل خان علیہ الرحمہ

حدائق "حدیقۃ" کی جمع ہے، حدیقہ عربی میں باغ کو کہتے ہیں اور بخشش فارسی زبان کا لفظ ہے جو انعام، عطیہ، معافی، عفو درگزر وغیرہ کے معنی دیتا ہے- حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان قادریؒ کا سرورِ کون و مکاں، مؤنس انس و جاں سید نا رسول اللہ (ﷺ) کے عشق و محبت میں ڈوب کر لکھا ہوا شاہکار نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے اور ایک ایسی متاع بے بہا ہے جس پر اردو کی نعتیہ شاعری کو ہمیشہ فخر رہے گا- حدائق بخشش میں جہاں تقویٰ و عشقِ مصطفٰے (ﷺ) کے رنگ کی بھرپور آمیزش ہے، وہیں استعارہ سازی، تشبیہات، اقتباسات، تجانیس، تلمیحات، تلمیعات، مراعاۃ النظیر، اشتقاق، فصاحت و بلاغت، حسنِ تعلیل و حسنِ تشبیب، حسنِ طلب و حسنِ تضاد، لف و نشر مرتب وغیرہ صنعتیں بھی اپنا جلوہ بکھیر رہی ہیں- عبد الستار ہمدانی صاحب نے اپنی کتاب فنِ شاعری 'حسان الہند' میں 'حدائق بخشش' کی دوسری بہت سی خوبیوں کے ساتھ اس میں استعمال کی ہوئی تقریبا 31 صنعاتِ شعر کا ذکر کیا ہے- ان میں ایسی بہت سی صنعتیں بھی ہیں جن کی مثال اردو کے استاد شعراء حتی کہ مرزا غالب کی شاعری میں بھی نہیں ملتی- اس دیوان میں نعت کے ضروری لوازمات کے استعمال سے مدحِ سرورِ کائنات (ﷺ) کی انتہائی کامیاب ترین کوششیں ہیں جس کو سن کر صرف عام سامع ہی نہیں بلکہ داغ دہلوی جیسا استادِ سخن بھی بے اختیار پکار اٹھتا ہے:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

Imagitor

تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ ل- م-ح ہے اور یہ اسم تفعیل کا صیغہ ہے - "لَمَّحَ یُلَمِّحُ تَلْمِیْحًا" کے معنی نظر کرنا، واضح کرنا اور اشارہ کرنا- یہ بلاغت کی اقسام میں سے علم بدیع کی ایک قسم ہے اس کا شمار صنائعِ شعری میں ہوتا ہے-اصطلاح میں تلمیح سے مراد ہے:

"ھوان یشیر المتکلم فی کلامہ لآیۃ او حدیث او شعر مشھور او مثل سائر قصتہٖ"

"متکلم اپنے کلام میں کسی آیت یا مشہور شعر یا معروف کہاوت یا کسی قصے کی طرف اشارہ کرے"-

گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شعر یا نثر یا گفتگو میں کسی مشہور واقعے، قصے، آیت، حدیث، تاریخی یا فرضی کردار، مثل (کہاوت)، محاورے، ترکیب، کسی علم یا فن کی اصطلاح یا داستان، اساطیری، مذہبی، ادبی امور سے متعلق مشہور بات کی طرف اشارہ کرنا تلمیح ہے- مثلاً غزوہ بدر، کشتی نوح، آب حیات، جامِ جمشید، چاہِ بابل، طورِ سینا وغیرہ تلمیحات ہیں -

تلمیح کو تلمیح کیوں کہتے ہیں؟ اس کو تلمیح اس لیے کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ایک طرح سے اشارہ بن جاتے ہیں- ان کے زبان پر آتے ہی خاص حالات و واقعات آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتے ہیں-مثال کے طور پر "جوئے شیر" کی تلمیح سے شیریں فرہاد کا پورا قصہ ذہن میں گھوم جاتا ہے-فن شاعری میں کچھ صنعات (صنعت استعارہ، صنعتِ مراعات النظیر، صنعتِ لف و نشر، صنعتِ تضاد، صنعت تلمیح وغیرہ) متعین کی گئی ہیں- اس مضمون میں اعلیٰ حضرتؒ کے نعتیہ کلام مبارک میں جو قرآنی تلمیحات مذکور ہیں ان میں سے چند تلمیحات کو بعونِ اللہ تعالیٰ زیبِ قرطاس کرنے کی سعی سعید کرتے ہیں -

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا

اس میں تلمیح "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"، ہے، یہ آیت مبارک دراصل تاجدارِ کائنات، صاحب لولاک حضور احمد مجتبیٰ (ﷺ) کی شان مبارک میں نازل ہوئی اور اس کا مطلب ہے کہ (اے محبوب مکرم (ﷺ) ہم نے آپ (ﷺ) کا ذکر تمہاری خاطر بلند کیا-

Imagitor

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ.

نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا

اس میں تلمیح "لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ." اور یہ آیت قرآنیہ متعدد مقامات پہ مذکور ہے -اس شعر کا مطلب یہ ہے منکرین اور گستاخانِ مصطفٰے (ﷺ) کا سرور انبیاء حضور احمد مجتبیٰ (ﷺ) کے فضائل و کمالات کا انکار کرنا اس لیے ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا یہ ازلی حکم مبارک ہے کہ :

"لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ"

"بے شک ضرور جہنم بھر دوں گا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر) اس لیے یہ بدعقیدہ جہنم کے ایندھن کے کام آئیں گے "-

انتَ فیہم نے عدو کو بھی دامن میں

عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

اس میں تلمیح "اَنْتَ فِيْهِمْ" جو آیت مبارک ' وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ" ،"اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب (ﷺ) تم ان میں تشریف فرما ہو "سے اخذ کی گئی ہے -اس شعر کا مطلب کچھ یوں بنتا ہے کہ :

دوستاں را کجا کنی محروم

تو کہ با دشمناں نظر داری

اے مظہر ذات کبریا، تاجدار لولاک لما (ﷺ) تیری نظر شفقت تو دشمنوں کو اپنے دامن مبارک میں لیے ہوئے ہے (یعنی وہ بھی آپ (ﷺ) کے قدم مبارک رنجہ فرما ہونے کی وجہ سے مامون ہیں) تو آپ (ﷺ) اپنے غلاموں کو کب اپنی نظر التفات سے محروم فرمائیں گے؛ یہ ہو ہی نہیں سکتا-

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحٰے ترے چہرہ نور فزا کی قسم

قسمِ شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

Imagitor

حرفِ آخر

اردو زبان کی اٹھان میں شامل زبانوں میں عربی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، اس لئے اردو زبان کے محسنین عربی زبان وادب سے بھی بخوبی واقف تھے -عربی سے واقفیت بغیر قرآن مجید کے بھلا کیسے ممکن تھی، اس لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری جو اپنے عصر کے امامِ اہلسنت وامامِ احناف تھے، آپ نے دیگر ملی ودینی محاذوں کے ساتھ ساتھ زبان وادب کے شعبہ میں بھی گراں قدر خدمات سر انجام دیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اردو زبان کے محسن اور اُردو نعت گوئی کے البوصیریؒ وجامیؒ ہیں-آپ کے نعتیہ کلام کے مجموعہ "حدائقِ بخشش" سے یہ چند ایک تلمیحات پیش کی گئی ہیں، وگرنہ پورا کلام نہیں صرف سلامِ رضا (مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام) میں شامل تلمیحات کو تشریح سے بیان کیا جائے تو وہ ایک الگ کتاب کا متقاضی ہے-

---

Imagitor

نعت مصطفیٰ ﷺ

ان کو جو دل دیا نہیں کرتے
وہ کبھی خش رہا نہیں کرتے

عشق آقا کی کیفیت پیارے
یوں زباں سے کہا نہیں کرتے

مجرموں ان کے ساتھ ہو جاؤ
قبر میں بھی جدا نہیں کرتے

چھوڑ کر ہم ثنا محمد ﷺ کی
زندگی بے مزا نہیں کرتے

ہو وسیلہ نہ جب تلک انکا
کام بگڑے بنا نہیں کرتے

ان کی خاطر پیاشی ہے دوزخ
جو نبی سے وفا نہیں کرتے

غوث کے کتوں کا بھی کیا کہنا
شیر سے بھی ڈرا نہیں کرتے

مصطفیٰ کی رضا ہے اے زخمی
نعت یوں ہی لکھا نہیں کرتے

فیضان رضا قادری اسماعیلی بنارس

Imagitor

یوم ولادت ۱۵ رمضان المبارک

امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

لختِ دلِ رسولِ زمن مجتبیٰ حسن
نورِ محمدی کی کرن مجتبیٰ حسن

ہر آنے والی صبح کے وہ تازہ آفتاب
مہتابِ نو، بچرخِ کہن مجتبیٰ حسن

امن وامان و صلح کے خورشیدِ لازوال
شمشیرِ انتشار شکن، مجتبیٰ حسن

اے سیدِ شبابِ بہشتِ بریں کرم !
یہ آتشِ وبا ہو چمن، مجتبیٰ حسنہ

قبر میں سلام
ہیں بس اسی پہ سایہ فگن مجتبیٰ حسن

سرکار سونگھتے تھے بڑے پیار سے جسے
پھولوں کی جاں تمہارا بدن مجتبیٰ حسن

ان کا لقب، شبیہ رسولِ کریم ہے
تصویرِ مصطفیٰ مِن و عَن مجتبیٰ حسن

جی چاہتا ہے، لیتا رہوں بس تمہارا نام
پیارے حسن، امام حسن، مجتبیٰ حسن

سیارۂ بروج فلک، جوہرِ صفات
نادر تجلیوں کے گگن مجتبیٰ حسن

اے ناخدائے کشتیٔ امت تجھے سلام
ہوں دُور سارے رنج و محن مجتبیٰ حسن

نذرانۂ فریدیٔ خستہ قبول ہو
حاضر ہے ارمغانِ سخن، مجتبیٰ حسن

از فریدی صدیقی مصباحی مسقط عمان

Imagitor

Imagitor